فتاوی

سوال :۔ میت کی طرف سے عقیقہ جائز ہے یا نہیں۔ اور عقیقہ میں گائے بیل بھینس اونٹ بھی جائز ہے یا صرف بکری دنبہ اور بھیڑ ہی دیسکتے ہیں۔ لڑکے کی طرف سے ایک بکری کافی ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اور عقیقہ میں ٹوٹی ہوئی سینگ والی یا کانی اور اندھی یا کوئی عیب رکھنے والی بکری دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ عبدالوہاب۔ سندھ

جواب :۔ (۱) میت کا عقیقہ کرنے کے بارے میں کوئی صحیح یا ضعیف حدیث یا اثر ثابت نہیں اسلئے میت کی طرف سے عقیقہ کرنا غیر مشروع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یذبح عنہ یوم سابعہ (رواہ الخمسۃ وصححہ الترمذی) علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں وفیہ دلیل علی ان العقیقۃ تسقط ان مات قبل سابع الولادۃ انتہی بتغیر وتلخیص (نیل ص ۱۲۵ ج ۵) (۲) جمہور علماء کے نزدیک عقیقہ میں اونٹ گائے بھینس جائز ہے اور قربانی کی طرح ایک گائے یا اونٹ میں سات بچوں کا مشترکہ عقیقہ کیا جاسکتا ہے۔ والجمہور علی اجزاء البقر والابل ویدل علیہ ما عند الطبرانی وابی الشیخ من حدیث انس مرفوعا بلفظ یعق عنہ عن الابل والبقر والغنم وذکر الرافعی انہ یجوز اشتراک سبعۃ فی الابل والبقر کما فی الاضحیۃ (نیل ص ۱۲۳ ج ۵) لیکن راجح بلکہ حق یہ ہے کہ عقیقہ میں بکری دنبہ بھیڑ کے علاوہ دوسرا جانور کافی نہیں ہوسکتا۔ جمہور کی پیش کردہ روایت قابل اعتبار ولائق التفات نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں مسعدۃ بن الیسع الباہلی واقع ہیں اور یہ کذاب ہیں (مجمع الزوائد ص ۵۹ ج ۴ وجامع ازہر) لڑکے کی طرف سے عقیقہ میں دو بکری وسعت رکھنے کی صورت میں متعین ہے ہاں اگر وسعت نہ ہو تو ایک کافی ہوجائیگی سو یجاب عن حدیث ابن عباس الذی یدل علی اجزاء الشاۃ الواحدۃ عن الذکر والذی اخرجہ ابوداود۔ بان احادیث الشاتین مشتملۃ علی الزیادۃ فہی من ھذہ الحیثیۃ اولی بالقبول وایضا القول ارجح من الفعل وقیل ان فی اقتصارہ صلی اللہ علیہ وسلم علی شاۃ دلیلا علی ان الشاتین مستحبۃ فقط ولیست بمتعینۃ والشاۃ جائزۃ غیر مستحبۃ وقیل انہ لم یتیسر الا شاۃ کذا فی النیل ص ۱۲۲ ج ۵ عقیقہ میں صرف یہ شرط ہے کہ پوری بکری ہو یعنی بچہ نہ ہو کیونکہ عقیقہ کے جانور میں قربانی کے شرائط کا معتبر ہونا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ قال الشوکانی البحث الثانی ھل یشترط فیھا ما یشترط فی الاضحیۃ وفیہ وجہان للشافعیۃ وقد استدل باطلاق الشاتین علی عدم الاشتراط وھو الحق لکن لا لھذا الاطلاق بل لعدم ورود ما یدل ھھنا علی تلک الشروط والعیوب المذکورۃ فی الاضحیۃ وھی احکام شرعیۃ لا تثبت بدون دلیل (نیل ص ۱۲۴ ج ۵) وکذا حقق ابن حزم فی المحلی۔

سوال

(۱) رمضان کے دن میں بحالت روزہ مباشرت (مساس ختنین) بلا دخول سے انزال ہوجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا